تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

زیر نگرانی: صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن-یو.کے

ایڈیٹر: عطاء القادر طاہر

ماہنامہ
جلد نمبر:12
شمارہ:03

انٹرنیٹ گزٹ
مارچ 2022ء

المنار

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - UK
181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.
Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987
ticosauk2017@gmail.com - www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ (النور:56)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ترجمہ: کبھی نبوت قائم نہیں ہوتی مگر اس کے بعد خلافت آتی ہے۔

(کنز العمال: حدیث نمبر 32246)

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

”روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل میں یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102 جدید ایڈیشن)

ارشاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے اس لئے اگر زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں، پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمعِ نظر ہو جائے۔ (ماہنامہ خالد 2004 صفحہ 4)

تذکرہ ایک یادگار ملاقات کا

(مبارک صدیقی)

چھ مارچ 2022ء بروز اتوار نمازِ فجر کے بعد خوشی کے مارے نیند ہی نہیں آرہی تھی کیونکہ آج صبح دس بجے پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات تھی۔

اسلام آباد ٹلفورڈ کی طرف جاتے ہوئے میری گاڑی خود بخود ہی تیز چلتی ہے سو دس بجے کی بجائے میں ساڑھے نو بجے اسلام آباد ٹلفورڈ میں موجود تھا۔ جب ملاقاتیں شروع ہوئیں تو خاکسار سے قبل مکرم حنیف محمود صاحب ایڈیٹر الفضل کو ملاقات کی سعادت ملی۔ ان کے بعد خاکسار عقیدت واحترام سے خوشی سے لرزتے ہوئے دربار خلافت میں حاضر ہوا۔

جن احباب کو حضور انور سے ملاقات کی سعادت ملی ہے یا ملتی رہتی ہے وہ جانتے ہیں کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرنور چہرے کو دیکھتے ہی برسوں کی تھکاوٹیں اتر جاتی ہیں اور روح شاداب ہو جاتی ہے۔ اس روحانی ماحول کو ان لمحات کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ آج میری خوش بختی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس عاجز کو ملاقات کے لیے بہت سا اضافی وقت عطا فرمایا اس لیے آج کی ملاقات میں تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی مساعی کی مختصر رپورٹ پیش کرنے کے علاوہ بھی کچھ موضوعات پر مجھے حضور سے باتیں کرنے کی سعادت مل گئی جو خاکسار قارئین کے لیے رقم کر رہا ہے۔

پیارے حضور معمول کے مطابق خطوط کی فائلز ملاحظہ فرما رہے تھے۔ میں نے نہایت ادب واحترام سے عرض کیا کہ پیارے حضور ایک بات بہت عرصے سے پوچھنا چاہ رہا تھا۔ جب حضور خلافت کے منصب پر فائز ہوئے تھے تو اگلے روز مجھے ربوہ سے میرے ایک خالہ زاد بھائی کا فون آیا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ حضور گوشہ نشین ہیں لیکن انتظامی امور میں بہت strict ہیں۔ خاکسار نے حضور سے عرض کیا کہ حضور میں نے تو پچھلے اٹھارہ انیس سال میں حضور کو بہت زیادہ رحم دل شفیق اور ازحد درگزر کرنے والا پایا ہے۔ تو حضور یہ فرمائیے کہ کیا میرے کزن کو غلط فہمی ہوئی تھی یا مجھے غلط فہمی ہے۔ میرا سوال سن کر حضور بہت مسکرائے۔ کچھ دیر توقف فرمایا اور پھر فرمانے لگے۔ جہاں تک گوشہ نشینی کی بات ہے تو اب احباب سے ملنا اور ان کی رہنمائی کرنا میرے فرائض میں شامل ہے اور جہاں تک strict ہونے کی بات ہے تو انتظامی امور میں قواعد کے مطابق ہی چلنا پڑتا ہے اسے شاید آپکا کزن strict ہونا سمجھ بیٹھا ہو۔ حضور نے فرمایا:

”میں نے کسی سے کیا سختی کرنی ہے میں تو انتہائی عاجز سا انسان ہوں۔“

اس کے بعد خاکسار نے عرض کیا کہ حضور ایک بات میں نے نوٹ کی ہے کہ صبح کے وقت جب دفتری ملاقاتیں ہوتی ہیں تو حضور ایک وقت میں دو دو کام کر رہے ہوتے ہیں۔ انتہائی اہم خطوط بھی ملاحظہ فرما رہے ہوتے ہیں اور ملاقات پر آنے والوں کی باتیں بھی توجہ سے سن رہے ہوتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور جب میں گھر میں کاغذات وغیرہ دیکھ رہا ہوتا ہوں تو اگر کوئی بچہ بار بار مجھ سے سوالات پوچھے تو ہر چند کہ لوگ مجھے حلیم الطبع کہتے ہیں، مجھے تھوڑا سا غصہ آ ہی جاتا ہے اور میں بچوں سے کہتا ہوں پلیز مجھے ڈسٹرب نہ کریں۔ تو حضور آپ خطوط پڑھتے ہوئے بھی اکثر مجھ جیسے بندے کی باتیں سن کر مسکرا رہے ہوتے ہیں آپ کو غصہ نہیں آتا۔ اسکا کیا راز ہے؟

اس پر حضور بہت ہنسے۔ پھر فرمانے لگے آپکو کیا پتہ۔ ہوسکتا ہے مجھے دل ہی دل میں آپ پر بہت غصہ آ رہا ہو۔ پھر حضور نہایت شفقت سے مسکراتے ہوئے فرمانے لگے ہرگز ایسی بات نہیں ہے۔ مجھے آپکی باتوں آپ کے سوالات پر غصہ نہیں آتا کیونکہ مجھے علم ہے کہ آپ رہنمائی کے لیے سوال

پوچھتے ہیں اور مجھے اس طرح کام کرنے کی عادت ہے۔

اس کے بعد موجودہ جنگ کی صورتحال پر بات ہوئی تو خاکسار نے عرض کیا کہ حضور ہمیں علم ہے کہ آپ تو گزشتہ بہت سالوں سے عالمی جنگ سے متعلق عالمی راہنماؤں کو متنبہ کر رہے ہیں۔ دنیا بھر میں قیام امن کی تحریک کر رہے ہیں۔ اب روس یوکرین جنگ شروع ہو چکی ہے اور گزشتہ روز روسی صدر نے کہا ہے کہ یورپ کی اقتصادی پابندیوں کو بھی جنگ ہی تصور کیا جائے گا۔ حضور یہ سب کیوں ہو رہا ہے اور آگے کیا ممکنات ہیں؟

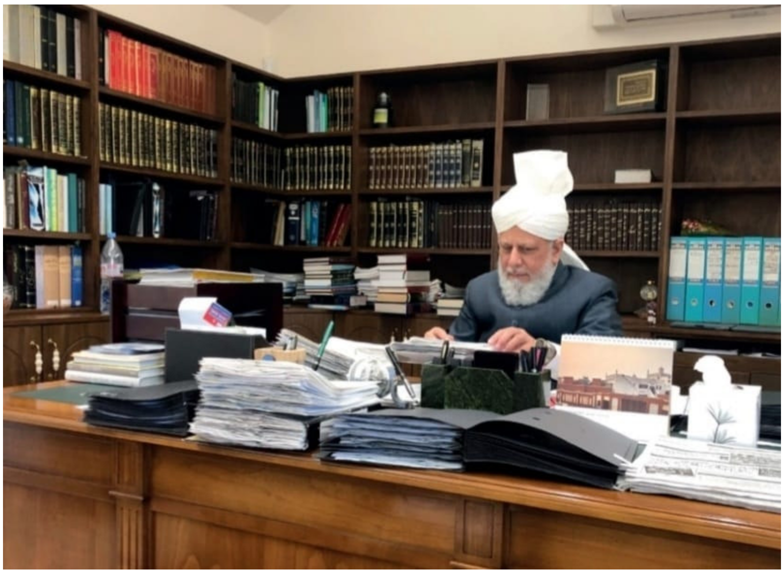

اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے تو ان راہنماؤں کو پہلے بھی امن کے قیام کے لیے خطوط لکھے تھے اور اب بھی لکھے ہیں۔ اگر ان دنیاوی سربراہان نے اب بھی ہوش مندی سے کام نہ لیا تو عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے جس سے بڑے پیمانے پر تباہی کے امکانات ہیں۔ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔

حضور نے فرمایا کہ پہلے کسی نہ کسی رنگ میں روس کو یقین دلایا گیا تھا کہ یوکرین ایک غیر جانبدار ملک رہے گا اور روس اور یورپی یونین کے مابین پُل کا کردار ادا کرے گا۔ لیکن اب یوکرین کو نیٹو کا حصہ بنانے کے ارادے کی وجہ سے یہ خوفناک صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب شام اور عراق پر بمباری اور حملے ہوتے ہیں اس وقت تو یہ ممالک متحد ہو کر احتجاج بلند نہیں کرتے اور حملہ کرنے والوں پر اقتصادی پابندیاں عائد نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور پوری دنیا میں امن قائم ہو۔

خاکسار نے عرض کیا کہ حضور جب میں چھوٹا تھا تو مجھے یاد ہے پاکستان ہندوستان کی جنگ کے وقت بعض گھروں میں صحن میں خندقیں بھی بنائی گئی تھیں تاکہ بم کے حملے سے بچنے کے لیے زیر زمین پناہ لی جا سکے۔ کیا موجودہ صورتحال میں بھی گھروں میں زیر زمین پناہ گاہ بنانی چاہیے؟ اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ ہر کسی کا انفرادی فیصلہ ہے۔

خاکسار نے عرض کیا کہ حضور ایک غیر احمدی صحافی جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اتنی زیادہ مصروفیات کا علم نہیں ہے اس نے کہا ہے کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ بہت آرام دہ زندگی گزار رہے ہیں انہیں کوئی غم فکر نہیں۔ تو حضور کیا جماعت احمدیہ کے امام کی زندگی بہت آرام دہ ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے علم ہے۔ اس صحافی نے کہا ہے جماعت احمدیہ کے امام مرسیڈیز میں سفر کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ انگلستان ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ یہاں تو ٹیکسی ڈرائیوروں کی ایک بہت بڑی تعداد بھی مرسیڈیز چلاتی ہے۔ تو انگلستان میں مرسیڈیز میں سفر کرنا کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ باقی خلیفہ وقت کی آرام دہ زندگی سے متعلق میں یہی کہوں گا کہ مشہور اخبار دی ٹائمز کے نمائندے نے میری مصروفیات سے متعلق میرا انٹرویو شائع کیا تھا۔ یہ صحافی میرا وہ انٹرویو پڑھ لیں تو انہیں خود حقیقت حال کا علم ہو جائے گا۔

اس کے بعد خاکسار نے عرض کیا کہ حضور آپ کی اتنی مصروفیات ہیں۔ ایک دفعہ میں نے محترم پرائیویٹ سیکرٹری منیر جاوید صاحب کا انٹرویو لیا تھا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ ایک ہفتے میں ہزاروں خطوط حضور انور ملاحظہ فرماتے ہیں۔ سینکڑوں لوگوں سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ سینکڑوں لوگوں کی راہنمائی فرماتے ہیں۔ پانچ وقت نماز پڑھانے کے ساتھ ساتھ ہر ہفتے خطبہ جمعہ کی تیاری، دو سو سے زائد ممالک کے احمدیوں سے رابطہ، نماز فجر سے نماز عشاء تک حضور کی بہت مصروفیات ہیں۔ تو حضور میرا سوال یہ ہے کہ ایسے میں حضور اپنی صحت کا خیال کیسے رکھتے ہیں اور اپنے رشتے داروں کو کیسے وقت دے پاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا میں نے کیا کرنا ہے یہ سب تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ میرا کوئی کمال نہیں ہے۔ عام دنوں میں تو میں اپنے عزیزوں رشتے داروں کو وقت دیتا ہوں۔ آج کل کورونا کی وجہ سے یہ سلسلہ کچھ کم ہے۔ بچوں سے کھانے کے وقت پر ملاقات ہوجاتی ہے۔ جہاں تک صحت کا سوال ہے آپکے سامنے ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ خاکسار نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی صحت بہت اچھی ہے۔ اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے یہ شعر پڑھا:

اُن کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

اس کے بعد خاکسار نے مؤدبانہ طور پر عرض کیا کہ حضور کسی نے کہا تھا کہ اگر کبھی حضور انور سے ملاقات ہو تو ایک سوال پوچھیں۔ کیا اجازت ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت اجازت عطا فرمائی۔ میں نے کہا کہ دو تین خواتین نے پوچھا ہے کہ ایک ملک میں خواتین کے مشاعرے پر پابندی لگائی گئی ہے کیا یہ کورونا کی وجہ سے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کورونا کی وجہ سے نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ مشاعرے جماعت کی اعلیٰ اقدار اور روایات کے مطابق ہی ہونے چاہئیں۔ کسی اور ملک والوں نے مجھ سے مشاعرہ کرنے کی اجازت مانگی تھی تو انہیں میں نے پروگرام کرنے کی اجازت دی ہے۔

خاکسار نے عرض کیا کہ حضور میں نے آپ کو ہمیشہ مسکراتے ہی دیکھا ہے۔ ہم عام انسان تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرا جاتے ہیں۔ تو حضور ازراہ کرم مشکل حالات میں مسکرانے کا ہنر مجھے بھی سکھا دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا یقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی مددگار نہیں۔

پھر ایک بات پر حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مصرعہ پڑھا: ”سر جھکا بس مالکِ ارض وسما کے سامنے“

حضور نے فرمایا:

”صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ انسانوں کے آگے نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکانا چاہیے۔ دشمن تو چاہتا ہے کہ انکی باتوں سے ڈر

کر میں بھی بولوں لیکن میں صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اس لیے میں خاموش رہتا ہوں اور سب کے لیے دعا کرتا ہوں۔“

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے خطوط کی دو فائلیں ملاحظہ کر کے، خطوط پر دستخط کر کے انہیں مکمل کر کے میز پر رکھا اور کھڑے ہو کر تیسری فائل اٹھائی۔ خاکسار نے عرض کیا کہ حضور چند ماہ قبل میرے بھتیجے عثمان کی شادی تھی امریکہ میں۔ وہاں یوں تو سبھی پیارے حضور کو بڑی محبت سے سلام کہنے کا کہہ رہے تھے لیکن ایک صاحب میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جو حضور کا بہت ہی عقیدت سے ذکر کررہے تھے اور مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے اپنی ملاقات کے بہت دلچسپ واقعات بھی سنا رہے تھے۔ حضور نے فرمایا کیا نام تھا ان کا۔ میں نے نام یاد کرنے کی کوشش کی لیکن نام ذہن میں نہیں آرہا تھا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ حضور ان کا نام میرے فون میں ہے اگر اجازت ہو تو فون جیب سے نکال کر دیکھ لوں۔ فرمایا جی ٹھیک ہے۔ خاکسار نے فون نکالا اور تیزی سے انکا نام تلاش کرنے لگا۔ ادب اور گھبراہٹ کے مارے نام ڈھونڈنا کافی مشکل ہو رہا تھا۔ میں نے سرچ بار میں لکھا یو ایس اے۔ اور جلدی یو ایس اے کے سارے نام پڑھنے لگا۔ میں نے کہا جی حضور مل گیا۔ انکا نام ہے کریم صاحب۔ حضور نے فرمایا امریکہ کے کس شہر میں تھے آپ؟ میں نے عرض کیا کہ لاس اینجلس میں۔ حضور فرمانے لگے اچھا اچھا لاس اینجلس کے کریم صاحب۔ ساتھ ہی حضور انور نے کریم صاحب کی مصروفیات، ان کا حلیہ، ان کے کاروبار سے متعلق بتا کر پوچھا وہ والے کریم صاحب؟ میں نے عرض کی اللہ اکبر! حضور بالکل وہی کریم صاحب۔ آپ تو ایسے ہے جیسے کہ چشم تصور سے جماعت کے

ہر فرد کو دیکھ رہے ہوں۔حضور نے فرمایا جی کریم صاحب مجھے دعا کے خطوط لکھتے رہتے ہیں۔

قارئین کرام یہاں میں ایک بات عرض کرتا چلوں کہ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات سے متعلق ایک مضمون غالباً چار صفحات کا الفضل انٹرنیشنل میں لکھا تھا کبھی وقت ملے تو ضرور پڑھیں (ملاحظہ فرمائیں الفضل انٹرنیشنل 29؍اگست تا 11 ستمبر 2014ء صفحہ 29 تا 32)۔

اس کے علاوہ خاکسار نے حضورِانور کی حیرت انگیز یادداشت سے متعلق دو صفحات پر مشتمل ایک مضمون الفضل میں لکھا تھا اور یہ ہی عرض کیا تھا کہ کیسے جماعت احمدیہ کے افراد کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت سے نوازا ہوا ہے کہ خلیفہ وقت دوسو سے زائد ممالک کے احمدیوں کے حالات پر نظر رکھتے ہیں اور جو لوگ حضور کو دعا کے لیے خطوط لکھتے رہتے ہیں کیسے وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعاؤں میں یاد رہتے ہیں۔مذکورہ مضمون درج ذیل لنک پر پڑھا جاسکتا ہے:

https://www.alfazl.com/2020/05/27/18646/

اس کے بعد شعر وشاعری کے موضوع پر بات ہوئی تو پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:''آجکل آصف باسط صاحب بہت اچھی نظمیں لکھ رہے ہیں۔''

الحکم اخبار کی بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قاصد معین صاحب نے بہت پیارا مضمون لکھا ہے۔آپ نے پڑھا ہے الحکم اخبار میں؟ میں نے کہا حضور اچھا! قاصد صاحب نے مضمون لکھا ہے؟ مجھے اس کا علم نہیں۔حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔کمال کرتے ہیں مبارک صاحب۔ جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے۔قاصد صاحب کا مضمون پڑھیں۔

اس کے بعد ملاقات اختتام کو پہنچی۔میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دفتر سے باہر نکلتے سوچ رہا تھا کہ دنیا میں کوئی اتنا پیارا راہبر اتنا پیارا مرشد نہیں ہے جو مجھ جیسے نابکار و دلفگار کا دل رکھنے کے لیے اسے اتنا زیادہ وقت دے اور ہر ہر معاملے میں ہر سائل کی رہنمائی کرے۔اللہ تعالیٰ قدم قدم پر ہمارے محبوب امام کا حافظ و ناصر ہو۔آمین۔

دفتر سے واپسی پر اپنی کار میں، میں اپنی ہی لکھی ہوئی ایک غزل دوہرا رہا تھا:

اے مِرے خدا مِرے چارہ گر اُسے کچھ نہ ہو
مجھے جاں سے ہے وہ عزیز تر اُسے کچھ نہ ہو
ترے پاؤں پڑ کے دعا کروں سرِ دشت میں
مِرے سر پہ ہے وہی اِک شجر اُسے کچھ نہ ہو
وہ جو ایک پَل تھا قبولیت کا مجھے ملا
تو کہا تھا خالقِ بحر و بر اُسے کچھ نہ ہو
اے غنیمِ جاں چلو آج تجھ سے یہ طے ہوا
مجھے زخم دے بھلے عمر بھر اُسے کچھ نہ ہو

سیکریٹری اشاعت
سید نصیر احمد
ایڈیٹر
عطاء القادر طاہر
ادارتی بورڈ
میر شفیق محمود طاہر۔رانا عرفان شہزاد۔ڈاکٹر عبدالباری ملک
پروف ریڈنگ
سید حسن خان۔محمد طارق صفدر
تزئین
خورشید احمد خادم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - UK
181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.
Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987

REF. NO. ____________ DATED ____________

عزیز ممبران تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو.کے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے کہ آپ سب خیر وعافیت سے ہوں گے۔اللہ تعالی ہم سب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

خاکسار کو مورخہ چھ مارچ 2022 کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔خاکسار نے رپورٹ پیش کی کہ گزشتہ سال ایسوسی ایشن کو پندرہ ہزار پاؤنڈ نائجر کلینک کے لئے ادا کرنے کی توفیق ملی ہے اسکے علاوہ تقریبا دس نلکے لگوائے گئے ہیں نیز مستحق طلبا کی مدد بھی کی گئی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔

خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سالانہ ڈنر میں شرکت کی درخواست کی تھی جس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ:

”اس سال کووڈ کے حالات کی وجہ سے میں شریک نہیں ہوسکوں گا۔آپ اپنا پروگرام کرلیں۔“

اس لئے اس سال سالانہ عشائیہ گزشتہ سالوں کی طرح بڑے پیمانے پر نہیں کیا جائے گا بلکہ محدود پیمانے پر ہوگا اور یہ ماہ مارچ کے آخری ہفتہ میں متوقع ہے۔

ہماری ایسوسی ایشن کے کچھ ممبران کووڈ کی وجہ سے بیمار ہیں سب ممبران کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم عطاء القادر طاہر صاحب اور انکی ٹیم المنار کی تیاری کے لئے اچھا کام کر رہی ہے۔رسالے کا معیار مزید اچھا کرنے کے لئے ممبران سے قلمی معاونت کی درخواست ہے۔

المنار رسالہ باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں بھی بغرض دعا پیش کیا جاتا ہے۔محترم اظہر منان صاحب سیکریٹری فنانس نے بتایا ہے کہ رواں سال میں مبلغ بیس ہزار پاؤنڈ مستحق طلباء کی مدد کے لئے بھجوانے کا ارادہ ہے۔اللہ تعالی انکے اس نیک ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔آمین۔

خدا کرے کہ ہم سب حضور انور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق مقبول خدمت دین اور خدمت انسانیت کرنے والے ہوں آمین۔

والسلام

مبارک صدیقی

صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو.کے

Mubarik Siddiqi (Sadr) : 07951 406634
Bashir Akhtar (Naib Sadr) : 07905 144604 - Rana Abdul Razaq Khan (General Sec.) : 07886 304637
Abdul Manan Azhar (Finance Sec.) : 07886 381033 - Dr. Munawwar Ahmad (Tajneed Sec.) : 07464 606323

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - UK

181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.

Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987

Ref. No. ____________ Dated ____________

تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے زیر اہتمام

سالانہ عشائیہ 2022ء

مورخہ 24 مارچ بعد نماز مغرب بمقام طاہر ہال بیت الفتوح یوکے میں 4 بجے تا 6 بجے منعقد ہوگا۔

سپورٹس ٹائم (باسکٹ بال۔ میوزیکل چیئر۔ آرم ریسلنگ)

نیز اپنے کلاس فیلوز کالج فیلوز سے ملاقات اور تصاویر بنانے کا موقعہ

تقسیم انعامات۔ مختصر خطابات۔ ڈنر

ممبران اپنے دس سال یا اس سے زائد عمر کے بچوں (لڑکوں) کو اپنے ساتھ لا سکتے ہیں۔

Mubarik Siddiqi (Sadr) : 07951 406634

Bashir Akhtar (Naib Sadr) : 07905 144604 - Rana Abdul Razaq Khan (General Sec.) : 07886 304637

Abdul Manan Azhar (Finance Sec.) : 07886 381033 - Dr. Munawwar Ahmad (Tajneed Sec.) : 07464 606323

اشک محبت

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ)

ہزار علم و عمل سے ہے بالیقیں بہتر
وہ ایک اشکِ محبت جو آنکھ سے ٹپکا

خراجِ حُسن میں ہر جنس سے گراں مایہ
دُرِ عشق میں کیا خوب گوہرِ یکتا

خلاصہ ہمہ عالَم ہے قلب مومِن کا
خلاصہ دِل مومن یہ اشک کا قطرہ

نہ انفعال، نہ حسرت، نہ خوف وغم باعِث
وہ ایک اور ہی مَنبع ہے جس سے یہ نکلا

نہ اس کے راز کو دو کے سوا کوئی جانے
نہ یہ کسی کو خبر کب بنا کہاں ڈھلکا

جو جھلکے آنکھ میں تو مست و بے خبر کر دے
گرے تو لیویں ملائک اُسے لپک کے اٹھا

غزل..عبدالکریم قدسی

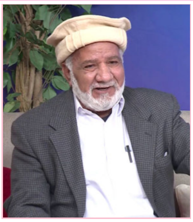

ہر کسی سے پرے پرے رہنا
سہمے سہمے ڈرے ڈرے رہنا

تم نے کیا روگ پال رکھے ہیں
جب بھی دیکھو مرے مرے رہنا

خالی کر دے نہ کوئی میری آنکھوں کو
آنسوؤں کا بھرے بھرے رہنا

دوستی رکھنا حکمرانوں سے
اور بظاہر کھرے کھرے رہنا

لکھے ہونا خزاں مقدر میں
پھر بھی قدسؔی ہرے ہرے رہنا

ہجوم یاس میں اِک وہی سہارا ہے

(عطاءالمجیب راشدؔ)

خُلوص دل سے جو خالی ہو دوستی کیا ہے
دلوں کو نور نہ بخشے وہ روشنی کیا ہے

ہجوم یاس میں اِک وہی سہارا ہے
اگر وہ تھام لے مجھ کو تو پھر کمی کیا ہے

سجی ہوئی ہے یہ کائنات جس کے طفیل
دلوں میں وہ نہیں بستا تو زندگی کیا ہے

نصیب جس کو غلامی ہو شاہِ بطحاؐ کی
نظر میں اُس کی بھلا تاجِ سروری کیا ہے

خوشا نصیب جنہیں مل گیا وصالِ حبیب
وہی سکھاتے ہیں دنیا کو عاشقی کیا ہے

خدا کی راہ میں مر کر جو ہو گئے زندہ
انہیں کے دم سے کھُلے رازِ سرمدی کیا ہے

لہو کے قطروں سے بنتی ہے آبشارِ حیات
ہر اک شہید بتاتا ہے بندگی کیا ہے

یہ حسنِ ذوق مرے دوستوں کا ہے راشدؔ
"وگرنہ شعر مرا کیا ہے شاعری کیا ہے"

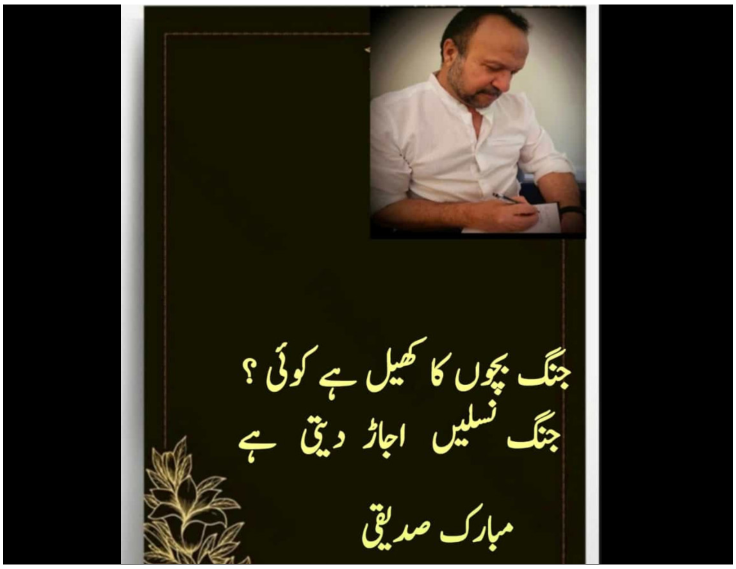

دین کی خدمت کرنے والے کے بھائیوں کی روزی میں برکت

حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:

"مجھے یاد ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے وقت میں جب میر محمد اسحاق صاحب کی تعلیم کا زمانہ آیا۔ (میر صاحب مجھ سے پونے دو سال چھوٹے تھے) تو میرے نانا جان مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سے مشورہ لیا کہ اسے کیا پڑھایا جائے۔ آپؓ نے فرمایا اس کو دینی تعلیم دلوایئے۔ ایک بیٹے کو آپ نے دنیا پڑھائی ہے۔ اس کو دینی تعلیم دلوادیں۔ اس پر نانا جان مرحوم نے اپنی طرف سے یا نانی اماں کی طرف سے کہا کہ پھر تو یہ اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر پلے گا۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو حضورؓ نے فرمایا:

"خدا بعض دفعہ ایک شخص کو دوسرے کی خاطر روٹی دیتا ہے۔ آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ اگر یہ دینی خدمت میں مشغول رہا تو اپنے بھائی کے ٹکڑوں پر پلے گا۔ آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہ دین کی خدمت کرے گا تو اس کے طفیل اللہ تعالیٰ اس کے بھائی کی روزی میں بھی برکت پیدا کردے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ نمبر 116)

100 لفظوں کی کہانی۔ڈرائنگ

(از: مبشر علی زیدی۔ پیشکش: عطاء القادر طاہر)

میں ہاف ٹائم میں سکول کے باغ میں چلا جاتا تھا۔ کبھی کوئی پھول توڑ لیا تو کبھی کوئی پتا۔ ایک دن ماسٹر عبدالشکور صاحب نے کہا: "ڈرائنگ کی کاپی میں ایک درخت کی تصویر بناؤ۔"

میری ڈرائنگ اچھی تھی۔ میں نے برگد کی خوبصورت تصویر بنائی۔ بے شمار شاخوں، بے حساب پتوں والا، گھنا، چوڑا، بوڑھا برگد! تصویر ماسٹر صاحب کو پیش کی۔ انھوں نے دیکھتے ہی اس پر قینچی چلادی۔ میں دھک سے رہ گیا۔ انھوں نے پوچھا: "تصویر کٹی تو کیسا لگا؟"

میں نے بتایا: "میرا دل کٹ گیا"

ماسٹر صاحب نے کہا: "آئندہ کوئی پتا مت توڑنا"

تربیتی کہانیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بچوں کو تربیتی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ ایک برے بھلے آدمی کی کہانی سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

"اچھی کہانی سنا دینی چاہیئے اس سے بچوں کو عقل اور علم آتا ہے۔"

مہمان کا اکرام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیت الفکر میں لیٹے ہوئے تھے اور میں (یعنی حضرت مولوی عبداللہ سنوریؓ) پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید ملاوامل نے دستک دی۔ میں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور فرمایا:

"آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔"

(سیرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

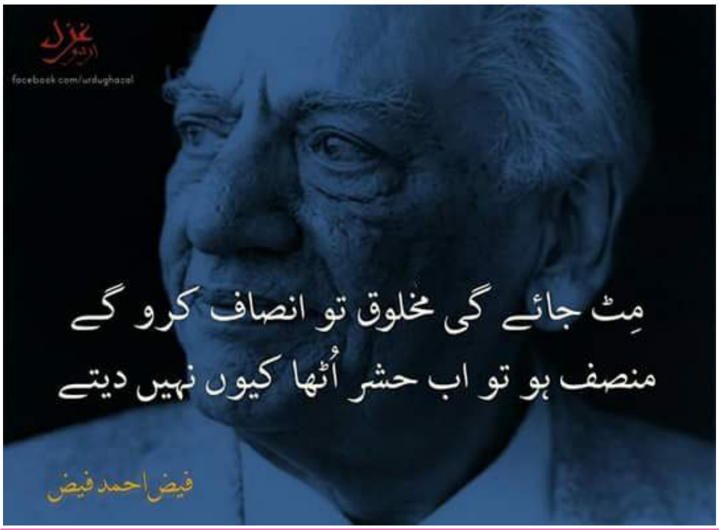

وہ رشتے
کبھی نہیں ٹوٹتے
جن کی بنیاد میں سچائی، خلوص اور پیار شامل ہو

ایک عظیم سائنس دان-پروفیسر عبدالسلام

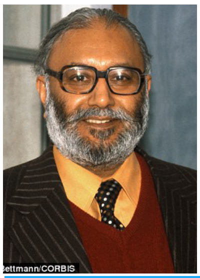

فیض میموریل لیکچر-5

پروفیسر آصف علی پرویز-لندن

(قسط:74)

دوست: پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اس بات کی اہمیت پر زور دیا کہ ترقی پذیر ممالک کے طلباء کو سائنس کی طرف توجہ دینی چاہیئے؟

آصف: پروفیسر عبدالسلام صاحب نے بتایا کہ ترقی یافتہ قوموں کا راز سائنس کی ترقی میں چھپا ہوا ہے۔مغربی ممالک یعنی یورپ اور امریکہ وغیرہ اس لئے امیر ہیں کہ انہوں نے ایسا تعلیمی نظام وضع کیا ہوا ہے جو طلباء کو یہ سمجھاتا ہے کہ انہوں نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جا کر سائنس کی تعلیم حاصل کرنی ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہے کہ سائنس کو پھر عملی زندگی میں فیکٹریوں اور کارخانوں میں استعمال کر کے مضبوط اقتصادی اور معاشی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

دوست: کیا ترقی پذیر ملکوں کی پسماندگی کی وجہ سائنس میں عدم توجہ ہے؟

آصف: پروفیسر عبدالسلام صاحب نے یہی بات بڑے زور سے کہی۔آپ نے بتایا کہ جب تک ترقی پذیر ممالک جیسے پاکستان میں سائنس پر خاص توجہ نہیں دی جائے گی تو پاکستان جیسے ممالک غربت کا شکار رہیں گے۔

دوست: مجھے تو ایک پاکستانی دانشور کا قول یاد آ گیا کہ ''ہم صدیوں سے موجد نہیں بلکہ مجاور پیدا کر رہے ہیں'' یہ بتائیں کہ پروفیسر عبدالسلام نے پاکستان میں سائنس کے بارے میں کیا کہا؟

آصف: پروفیسر عبدالسلام صاحب نے بتایا کہ پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی حالت کچھ زیادہ ہی خراب ہے۔آپ نے کہا کہ یہاں بنیادی سائنس میں ریسرچ نام کی چیز کا وجود ہی نہیں اور اعلیٰ ٹیکنالوجی کے نام سے ہمارے کان نا آشنا ہیں۔

دوست: ماضی میں تو دنیائے اسلام نے بڑے بڑے سائنس دان پیدا کئے۔

آصف: آپ سو فیصد درست کہتے ہیں پروفیسر عبدالسلام صاحب نے بتایا کہ ایک وقت امت مسلمہ پر ایسا بھی گزرا ہے جب دنیا کے بڑے بڑے سائنس دان مسلمان تھے۔ یہ مسلمان سائنسدان ریاضی دان بھی تھے۔طبیعات (Physics) اور کیمیا (Chemistry) اور طب (Medicine) کے ماہرین بھی مسلمان تھے جو عراق،ایران،افغانستان اور ہندوستان کے رہنے والے تھے اور اپنے اپنے میدانوں میں چوٹی کے ماہرین تھے۔آپ نے کہا کہ بالخصوص مغلیہ دور میں حکمرانوں کی توجہ اپنے بڑے بڑے مقبرے اور محلات بنانے کی طرف رہی اور انہوں نے سائنس دانوں کی ذرہ بھی سرپرستی نہ کی۔اگر اس دور کے حکمرانوں نے سائنس اور ریسرچ کی طرف توجہ کی ہوتی تو ہندوستان ایک نہایت ہی ترقی یافتہ ملک ہوتا،کیونکہ ہندوستان (موجودہ انڈیا،پاکستان اور بنگلہ دیش) میں وسائل کی کوئی کمی نہ تھی۔اسی طرح ذہین افراد سے بھی یہ خطہ مالا مال ہے۔کمی یہ تھی کہ نوجوانوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے ایسی درسگاہیں نہ بنائی گئیں جہاں یہ طلباء جا کر علم حاصل کرتے اور پھر سائنسی علوم کے نتیجہ میں نئی نئی صنعتیں اور کارخانے لگتے اور ملک ترقی کرتا۔مگر افسوس ایسا نہ ہوا۔اس وقت کے حکمرانوں کا بہت سارا وقت اور پیسہ محلاتی سازشوں اور جنگوں پر خرچ ہوتا رہا اور اصل دولت یعنی علم کی دولت سے یہ خطہ محروم رہا۔

دوست: آپ صحیح کہتے ہیں۔یہ تو اب بہت پرانی بات ہے۔یہ بتائیں کہ پاکستان میں سائنسی علوم کی ترویج اور تحقیق کے بارے میں آپ نے کیا کہا اور کیا آپ نے ان مسائل کی نشاندہی کی جس کی طرف توجہ دینے سے پاکستان سائنسی میدان میں ترقی کر سکتا ہے۔

آصف: کیوں نہیں! مگر اس کا ذکر ہو گا اگلی محفل میں۔ان شاءاللہ۔

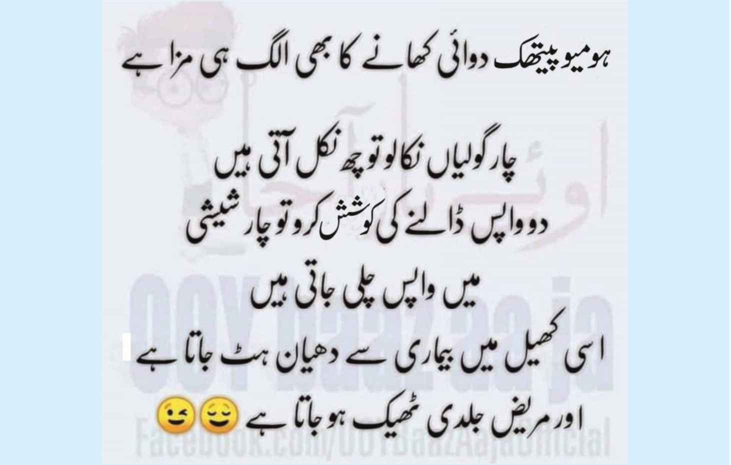

ایک یادگار تصویر

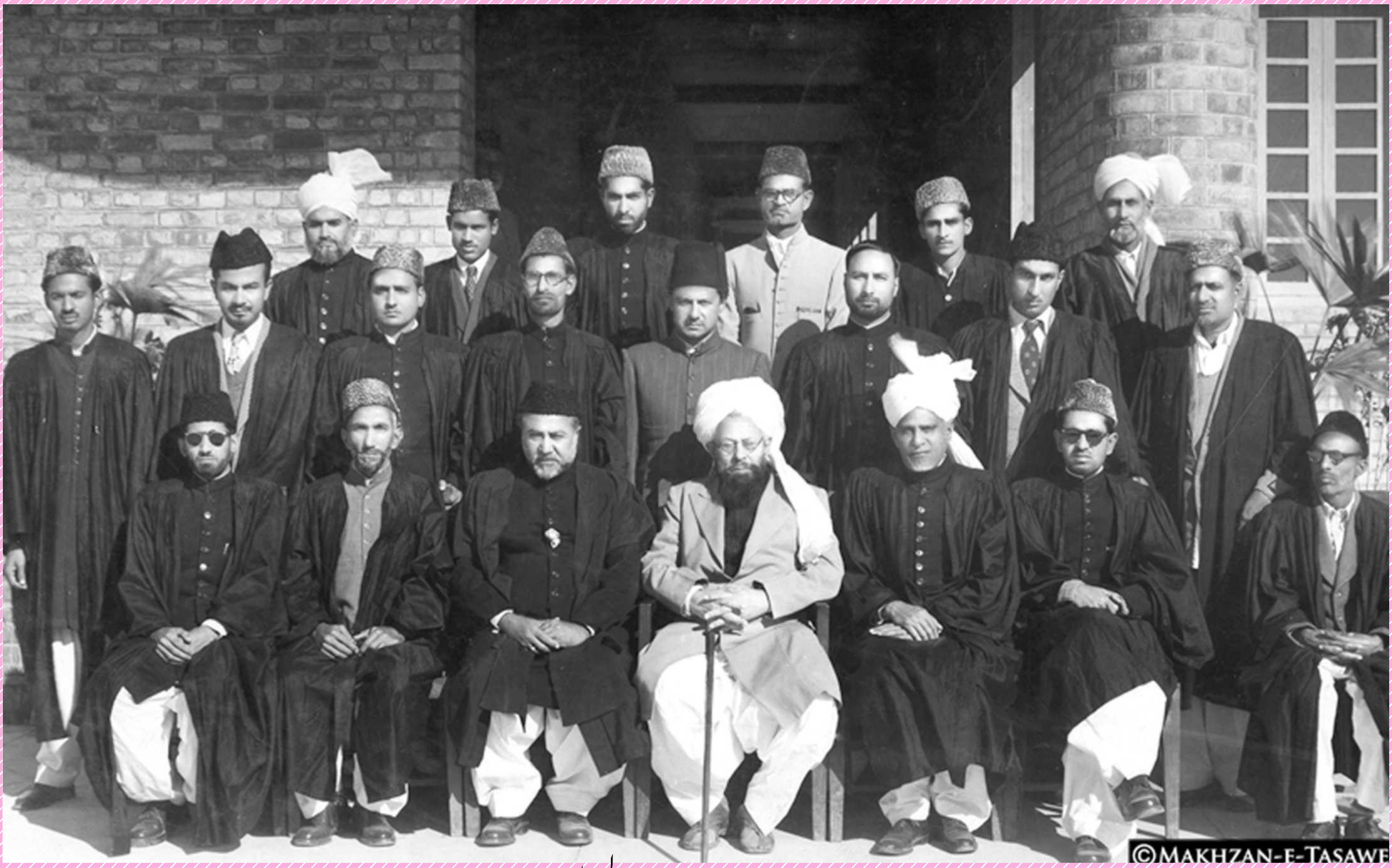

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ کی وہ تصویر دیکھی جو 69 سال قبل اُس وقت کھینچی گئی تھی، جب حضرت المصلح الموعودؓ نے ربوہ میں تعمیر ہونے والی تعلیم الاسلام کالج کی نئی بلڈنگ کا افتتاح فرمایا تھا۔اس وقت ہمارا یہ تعلیمی ادارہ لاہور کے D.A.V کالج کی متروکہ عمارت میں قائم تھا۔سال 1954 میں کالج ربوہ شفٹ ہوا۔یہ تاریخی تصویر دیکھ کر لاہور اور ربوہ کے اپنے مثالی اساتذہ یاد آتے ہیں اور ان کے لئے دل کی گہرائی سے دعا نکلتی ہے، جنہوں نے کئی نسلوں کی تعلیم و تربیت اور اعلیٰ کردار کی تشکیل کا مستقل اور نتیجہ خیز کردار ادا کیا۔آج ہم دیکھتے ہیں کہ کالج کے طلبائے قدیم دنیا بھر میں خدمت کے مختلف میدانوں میں نمایاں طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اساتذہ کرام کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔آمین۔

(کالج کے حوالہ سے اگر آپ کے پاس کوئی تاریخی فوٹو ہے تو اسے المنار میں اشاعت کیلئے ضرور بھجوائیے)

المنار آپکا اپنا رسالہ ہے۔ازراہ کرم ہمیں اپنی تجاویز اور تحریرات بھجواتے رہیں۔اگر آپ کے پاس کالج کے زمانے کی کوئی نادر تصویر موجود ہے تو وہ بھی اشاعت کے لئے ارسال فرمائیں۔جزاکم اللہ۔

(سیکریٹری اشاعت)

Syed Naseer Ahmad
naseerahmadsyed@gmail.com
Ph. 00447762366929

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے ممبران سے التماس

☆ کیا آپ نے سالِ رواں 2022 کی ممبر شپ فیس (£24) ادا کردی ہے؟اگر نہیں تو براہ کرم جلد ادا کردیں۔

☆ کیا آپ نے مستحق اور نادار طلبہ کی مالی اعانت کے لئے ادائیگی کردی ہے؟اگر نہیں تو اس کارِ خیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔

TICOSA UK
Bank Name : Natwest Bank
Sortcode : 602009
Account number : 35109920

عبدالمنان اظہر۔سیکریٹری فائیننس Ph. 07886381033